

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر اشکال کا جواب

سوال:

محترم و مکرم شیخ و مرشد متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت سے ہوں گے۔

حضرت! میں نے کتابوں میں پڑھا اور علمائے کرام سے سنا بھی ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ انجکشن معدہ تک نہیں پہنچتا مگر حضرت! میں نے اس کے برعکس بہت سارے علماء جو دوسرے مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ اطباء حضرات سے بھی دریافت کیا مگر ان کا کہنا ہے کہ خود کے ذریعہ انجکشن بھی معدہ میں جاتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جسم میں کوئی بھی چیز داخل کرنے سے روزہ جاتا رہا۔ اس کی وضاحت فرمائیں تو آپ حضرت کی عین نوازش ہوگی۔ جزاک اللہ

سائل: حافظ عادل، کشمیر

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[1]: روزہ ٹوٹنے کی علت یہ ہے کہ کوئی غذا یا دوا جسم کے منقذ اصلی (یعنی جسم کے وہ راستے جن کے ذریعے کوئی چیز جسم میں داخل ہو تو شریعت نے روزہ ٹوٹنے کا حکم لگایا ہے جیسے منہ، ناک، مقعد وغیرہ) کے ذریعے جسم میں داخل ہو۔ اگر کوئی چیز منقذ اصلی کے علاوہ مسامات اور رگوں کے ذریعے جسم میں داخل ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ فقہاء نے جہاں روزہ نہ ٹوٹنے کا ذکر کیا ہے وہاں سر میں تیل ڈالنے اور آنکھ میں سرمہ ڈالنے کو بطور مثال پیش کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ سر میں تیل ڈالنے سے اور آنکھوں میں سرمہ ڈالنے سے ان کا اثر حلق میں پہنچتا ہے لیکن اس کے باوجود روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم لگایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسامات کے ذریعے شے کے جسم میں داخل ہونے کو روزہ کے منافی قرار نہیں دیا گیا۔

انجکشن میں بھی یہی صورت حال پیش نظر ہے کہ انجکشن کی دوائی معدہ تک پہنچ بھی جائے تو یہ پہنچنا منقذ اصلی کے ذریعے نہیں بلکہ مسامات اور رگوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس لیے اصول مذکور کی بنا پر روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس وضاحت کے بعد اشکال رفع ہو جانا چاہیے۔

**[2]:** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان کردہ یہ قاعدہ عام نہیں بلکہ خاص ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو چیز منفذ اصلی کے ذریعہ معدہ میں پہنچے وہ روزے کو فاسد کر دیتی ہے ورنہ سانس بھی انسان باہر سے اندر لے جاتا ہے تو چاہیے کہ سانس لینے سے بھی روزہ ٹوٹنا چاہیے حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

یہی مراد علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف ابن نجیم الحنفی (ت 970ھ) نے البحر الرائق (ج 2 ص 299 کتاب الصوم باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ) میں اس روایت کی تشریح میں بیان کی ہے۔ وہیں تفصیل ملاحظہ کر لی جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد سیاس کھن

16- اپریل 2021ء